



سوال

(225) بھلنے کی بیٹی سے نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید اپنے بھلنے کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ تفسیر جلالین میں:

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَبَنَاتُ الْأَوْلَادِ (تفسیر الجلالین (ص: 90 دار السلام ریاض)

(بھتیجیاں اور بھانجیاں اور ان میں ان کی اولاد کی بیٹیاں بھی شامل ہیں) ہے اس سے صرف بھانجی و بھتیجی کی لڑکیاں مراد ہیں یا اس میں بھتیجی بھانجی و بھتیجیا بھانجی کی لڑکیاں بھی مراد ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زید اپنے بھلنے کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا اس لیے کہ بھلنے کی لڑکی "بنات الاخت" میں داخل ہے وضیح رہے کہ جس طرح "بناتکم" میں اپنی پوتیاں پر ویتیاں نواسیاں جہاں تک نیچے ہوں داخل ہیں اسی طرح "بنات الاخ و بنات الاخت" میں بھائی اور بہن کی پوتیاں پر ویتیاں اور نواسیاں پر نواسیاں جہاں تک نیچے ہوں سب داخل ہیں اور تفسیر جلالین کی عبارت سے صرف بھانجی و بھتیجی کی لڑکیاں مراد نہیں ہیں بلکہ بھانجی و بھتیجی کی لڑکیاں بھی مراد ہیں۔

قولہ ویدخل فیمن ای فی بنات الاخ والاخت وقولہ اولاد ہم ای اولاد الاخ والاخت ولعلہ جمع الضمیر باعتبار اطلاق الجمع علی ما فوق الواحد والاولاد یشکل الذکور والاناثة، فشمکت العبارۃ بنت ابن الاخ وان سفل و بنت ابن الاخت وان سفل [1]

(اس کا یہ قول ویدخل فیمن اور ان میں داخل ہیں) یعنی بھتیجیوں اور بھانجیوں میں داخل ہیں۔ اس قول اولاد ہم (ان کی اولاد) یعنی بھائی اور بہن کی اولاد۔ شاید مصنف جمع کی ضمیر اس لیے لائے ہیں کہ جمع کا اطلاق ایک سے اوپر ہوتا ہے اور اولاد کا لفظ مذکوروں اور مونثوں سب کو شامل ہے پس یہ عبارت بھتیجی کی بیٹی کو نیچے تک اور بھلنے کی بیٹی کو نیچے تک شامل ہے) "موضح القرآن" میں ہے۔

"بھتیجی میں بھائی کی بیٹی پوتی نواسی سب داخل ہیں اسی طرح بھانجی میں بہن کی بیٹی پوتی نواسی۔" [2] واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ: محمد عبداللہ (23/ذی قعدہ 1334ھ)

[1]۔ حاشیہ سلیمان الجمل علی تفسیر الجلالین (ص 444) مطبع مرتضوی۔



[2] - موضع قرآن مجید ترجمہ قرآن از شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ (حاشیہ سورۃ النساء آیت 23)

حدا ماعزہی والنداء علم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 417

محدث فتویٰ